فروعی اختلافات میں ائمہ مسالک کا لائحہ عمل

از افادات حضرت شاہ ولی اللہ الدہلوی

ترجمہ۔ مولانا عبدالقیوم صاحب (فاضل حقانیہ) چکوال

کون ہے جو اس حقیقت سے بے خبر ہو۔ سب جانتے ہیں کہ آج امت مسلمہ کے صرف مقتدر اور اہم شخصیات ہی نہیں، بلکہ جماعتیں، ادارے، تعلیم گاہیں اور مختلف مسالک سے تعلق رکھنے والے علماء و فضلاء بھی، فروعی مسائل، معمولی باتوں اور جزئیات اعمال میں الجھ کر زندگی اسلام اور دین کے مقاصد سے بعید تر ہونے چلے جا رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں بالخصوص عہد حاضر میں ملت اسلامیہ ذہنی، علمی، اعتقادی اور نتیجۃً ایک خطرناک سیاسی بحران سے دوچار ہے۔ حالانکہ اسلام وحدت و یگانگت اور اخوت و اتحاد کی تعلیم دیتا ہے۔ " واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً"

تعجب ہے ان لوگوں پر جو مذہب سے منسوب ہو کر بھی اور پھر مذہب و مسلک اور ائمہ مسالک ہی کے نام سے ملت اسلامیہ کی وحدت کو پارہ پارہ کر رہے ہیں جب کہ اس وقت ہر طرف کفر اور الحاد اور فرق باطلہ، حق اور اہل حق کو مٹانے کی جن گھناؤنی اور خطرناک سازشوں میں مصروف ہیں! ایسے نازک حالات میں تمام مسلمانوں بالخصوص علماء کرام کو خواہ وہ کسی بھی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہوں آپس میں فروعی اختلافات میں الجھنے کے بجائے ایک اور متحد ہو کر ان فرق باطلہ اور طاغوتی طاقتوں کا مقابلہ کرنے کی اشد ضرورت ہے لیکن افسوس ہے کہ فروعی مسائل میں اختلافات کی وبا روز بروز پھیلتی جا رہی ہے اور پھر فروعات میں اس قدر تشدد کہ فریق مخالف کی ہر طرح توہین و تذلیل بلکہ تکفیر تک کی جاتی ہے۔ ذیل میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی عظیم تصنیف " الانصاف فی بیان سبب الاختلاف" کے ایک اقتباس کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے جس میں انہوں نے سلف اور ائمہ مسالک کی حیرت انگیز رواداری، اعتدال، حق پرستی، تواضع اور خلوص و للہیت کا ذکر کیا ہے جو مسلمانوں کے موجودہ دور زوال و انتشار (جو فروعات میں تشدد اور فرقہ بندی و فتنہ پروری کا دور ہے) میں علماء، طلباء اور دین و مسلک کے نام سے کام کرنے والوں کے لئے بہترین نشان راہ، مفید لائحہ عمل اور تمام مسلمانوں کو ایک مرکز خیال پر جمع کرنے اور نقطہ وحدت پر لانے کا نسخہ اکسیر ہے۔

بات یہ ہے کہ صحابہؓ، تابعینؒ اور ان کے بعد کے اصحاب ایسے بھی تھے جو نماز میں بسم اللہ پڑھتے تھے اور ان میں ایسے بھی تھے جو نہیں پڑھتے تھے کچھ باآواز بلند پڑھتے اور کچھ نہیں پڑھتے تھے۔ بعض فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتے اور بعض نہیں پڑھتے تھے۔ بعض پچھنے لگوانے، نکسیر پھوٹنے اور قے کے بعد تجدید وضو ضروری سمجھتے اور بعض ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ بعض اصحاب جنسی

عضو کو ہاتھ لگانے اور خواہش نفسانی کے ساتھ عورت کو مس کرنے پر نیا وضو ضروری سمجھتے تھے جبکہ بعض اس کے قائل نہیں تھے۔ اونٹ کا گوشت کھا لینے کے بعد تجدید وضو بعض کے نزدیک ضروری تھا اور بعض اس کے قائل نہیں تھے۔

اس کے باوصف وہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتے۔ مثال کے طور پر امام ابو حنیفہؒ اور ان کے ساتھی اور امام شافعیؒ وغیرہ مدینہ کے اماموں کے پیچھے نماز پڑھتے تھے حالانکہ (اہل مدینہ) نماز میں بسم اللہ پڑھتے ہی نہ تھے نہ سراً اور نہ جہراً۔

ہارون الرشید پچھنے لگوانے کے بعد نماز کی امامت کی۔ امام ابو یوسف نے ان کے پیچھے نماز پڑھی اور نماز کو بعد میں لوٹایا نہیں امام مالک نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ پچھنے لگوانے کے بعد تجدید وضو ضروری نہیں۔

امام احمد بن حنبل کی یہ رائے تھی کہ نکسیر پھوٹنے اور پچھنے لگوانے کے بعد نیا وضو کرنا چاہیے۔ ان سے پوچھا گیا کہ اگر امام کے جسم سے خون نکلے اور وہ نیا وضو نہ کرے تو کیا آپ اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے؟ امام احمد بن حنبل نے جواب دیا "کیسے ممکن ہے کہ میں امام مالک اور سعید بن المسیّب کے پیچھے نماز نہ پڑھوں؟

بیان کیا جاتا ہے کہ امام یوسف اور امام محمد عیدین میں حضرت ابن عباسؓ کے مسلک کے مطابق تکبیر کہا کرتے تھے (حالاں کہ دونوں کا مسلک اس کے برعکس تھا) وجہ یہ تھی کہ خلیفہ ہارون الرشید کو یہ بات پسند تھی کہ عیدین کی نماز میں ان کے دادا (عبداللہ بن عباسؓ) کی تکبیریں ہوا کرتی تھیں۔

امام شافعیؒ نے امام ابو حنیفہؒ کے مقبرہ کے قریب فجر کی نماز پڑھی تو دعائے قنوت کو "ادباً و احتراماً" ترک کر دیا اور فرمایا کہ کبھی ہم اہل عراق کے مسلک پر بھی عمل کر لیتے ہیں۔ جب (خلیفہ) منصور حج کے لئے گیا تو امام مالک سے کہا کہ "میں چاہتا ہوں کہ آپ نے جو یہ کتاب (موطا امام مالک) تصنیف کی ہے اس کے بہت سے نسخے نقل کراؤں اور مسلمانوں کے ہر علاقہ میں ایک ایک نسخہ بھیج دوں اور حکم دوں کہ وہ اس کتاب پر عمل کریں۔ اور اسے چھوڑ کر کسی اور طرف نہ جائیں۔ امام مالک نے جواب دیا۔ اے امیر المومنین ایسا نہ کیجئے کیونکہ لوگوں کے پاس اسلاف کے اقوال اس سے قبل پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے احادیث نبوی سنی ہیں اور روایتیں بیان کی ہیں۔ اور ہر قوم نے وہ بات لے لی جو اس تک پہلے پہنچی اور لوگوں کے اختلاف کے باوصف انہوں نے اس پر عمل کیا اس لئے ان کو اپنے حال پر چھوڑ دیجئے۔ اور اس پر عمل کرنے دیجئے جو ہر علاقے والوں نے اپنے لئے اختیار کیا ہے۔

یہ قصہ ہارون کی طرف بھی منسوب ہے کہ ہارون الرشید نے امام مالک سے بطور مشورہ کہا کہ آپ کی تدوین کردہ "موطا" کو کعبہ میں لٹکا دیا جائے اور لوگوں سے کہا جائے کہ اس کے مطابق عمل کریں؟ امام مالک نے فرمایا۔ ایسا نہ کیجئے۔ کیونکہ فروعی مسائل میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ خود مختلف الرائے تھے اور اس حالت میں وہ مختلف علاقوں میں پھیلے۔ یہ انہی کے طریقے ہیں جو مختلف علاقوں میں نافذ ہیں۔ ہارون الرشید نے کہا۔ اے ابو عبداللہ (کنیت امام مالک) خدا تعالیٰ آپ کو عمل کی توفیق بخشے ـــــ امام یوسف کے متعلق البزازیہ میں ہے کہ انہوں نے جمعہ کے دن حمام میں غسل کیا اور لوگوں کو نماز پڑھائی نماز کے بعد لوگ منتشر ہو گئے تو آپ کو خبر دی گئی کہ حمام کے کنوئیں میں ایک مرا ہوا چوہا پڑا ہے تو امام یوسف نے فرمایا۔ تو ہم اپنے مدنی بھائیوں (یعنی مالکیوں) کے مسلک پر عمل کر لیتے ہیں جن کا مسلک یہ ہے کہ جب پانی دو قُلّہ کے مقدار ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔